حکومتی رٹ یا مغربی روشن خیالی کا تحفظ؟

تحریر: نوید مسعود ہاشمی

12 مئی کو کراچی کی سڑکوں پر دہشت گردوں کا راج تھا، جو شخص بھی ایئر پورٹ کی طرف جانے کی کوشش کرتا، دہشتگرد اسے گولیوں سے بھون ڈالتے، گرومندر کے قریب ایک نجی چینل کے دفتر کو چاروں طرف سے دہشگردوں نے گھیرا ہوا تھا اور اس پر گولیاں برسائی جارہی تھیں، اور یہ سارے مناظر تمام ٹی وی چینلز پر براہ راست دکھائے جارہے تھے 12 اور 13 مئی ان دو دنوں میں 48 سے زائد بے گناہ انسان موت کی بھینٹ چڑھا دیئے گئے، درجنوں زخمی ہوئے، 12 مئی کو کراچی کی سڑکوں پر دندنانے والے دہشتگردوں کو روکنے کیلئے نہ پولیس آئی نہ رینجرز آگے بڑھی اور نہ ہی فوج نے ان کے خلاف کوئی آپریشن لانچ کیا، ایک ہی دن میں 48 لاشیں کراچی کی سڑکوں پر بے گور وکفن پڑی ہوئی تھیں، لیکن صدر جنرل پرویز مشرف، وزیر اعظم شوکت عزیز، سمیت کسی حکومتی وزیر مشیر نے ان دہشتگردوں کو گورنمنٹ کی رٹ کو چیلنج کرنے والے قرار دیکر انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی... بلکہ صدر پرویز مشرف نے عین اسی دن اسلام آباد میں مسلم لیگ ق کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے کراچی میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے، تمام اپوزیشن جماعتیں اور پوری قوم چیختی رہ گئی کہ 12 مئی کے قتل عام کی ذمہ دار متحدہ قومی موومنٹ ہے، لہٰذا ان کے خلاف ایکشن لیا جائے، مگر صدر نے 12 مئی کے سانحۂ کراچی کی تحقیقات کروانے ہی سے انکار کردیا، لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کے معصوم طلباء وطالبات نے اسلام آباد میں تین فاشی کے اڈوں کے خلاف کارروائی کی اور مزید فاشی کے اڈوں کے خلاف کارروائی کا اعلان کیا تو اسے گورنمنٹ کی رٹ کو چیلنج سمجھا گیا، لادینی این جی اوز اور لادینی جماعتوں کی طرف سے ان بچوں اور بچیوں کے خلاف طوفان بدتمیزی پیدا کر دیا گیا، اور پھر گورنمنٹ کی رٹ کو بحال کرنے کے نام پر بیت اللہ کی بیٹی ''لال مسجد'' اور جامعہ حفصہؓ کو اپنے سینکڑوں ملینوں سمیت بموں گولوں اور گولیوں کا نشانہ بنا کر ملبے کا ڈھیر بنا دیا گیا، یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ 12 مئی کو کراچی میں حکومتی رٹ کہاں تھی؟ اور جامعہ حفصہؓ کی بیٹیوں کو خاک وخون میں تڑپا کر کیا حکومتی رٹ قائم ہوگئی؟ چند دن قبل ہی ترکی کے دورے کے دوران صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا تھا کہ ''میں لال مسجد والوں کو کہتا ہوں کہ وہ باہر آجائیں ورنہ سب مارے جائیں گے'' اور صدر نے اپنا کہا ہوا یوں سچ ثابت کر دکھایا کہ علامہ عبدالرشیدؒ غازی ان کی 90 سالہ والدہ، دو پھوپھیوں، دو کزنز ایک بھتیجے اور سینکڑوں طلباء وطالبات اور معصوم بچوں کو جنرل کے حکم سے بالآخر ''مار دیا گیا''۔ یہاں مسئلہ حکومتی رٹ قائم کرنے کا نہیں تھا، اگر حکومتی رٹ کا معاملہ ہوتا تو پھر 12 مئی کو کراچی میں بھی حکومتی رٹ قائم کرنے کیلئے اسی طرح کا آپریشن کیوں نہیں کیا گیا؟ کراچی میں تو 48 بے گناہ لاشیں گری تھیں، جبکہ لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات نے 6 ماہ میں نہ تو کسی کو قتل کیا تھا اور نہ ہی زخمی، جہاں ایک دن میں 48 بے گناہ انسان قتل کر دیئے جائیں وہاں حکومتی رٹ قائم کروانے کیلئے فوجی آپریشن کو ضروری کیوں نہ سمجھا گیا؟ لال مسجد کے معاملے پر حکومتی رٹ سے زیادہ ایک شخص یعنی صدر جنرل پرویز مشرف کی انا نیت آڑے آرہی تھی، صدر صاحب نے پورے ملک میں جس مغربی روشن خیالی کو پروان چڑھانے کا بیڑہ اٹھایا تھا اسے اسلام آباد کے قلب میں واقع لال مسجد کے دو بھائیوں اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات کی طرف سے چیلنج کر دیا گیا، روشن خیالی کے نام پر ملک کو فاشی، عریانی اور بے راہ روی کے جس راستے پر ڈالنے کی کوششیں کی جارہی تھیں، مولانا عبدالعزیز اور علامہ عبدالرشید غازی شہیدؒ اس میں رکاوٹ بن چکے تھے، پھر اس وقت کہ جب حکومت نے بڑے سائنٹیفک انداز میں اکثر علماء کو چوہدری پرویز الٰہی اور اعجاز الحق کی شکل میں شوگر کوٹیڈ گولیاں کھلا کر انہیں مدہوش کر رکھا تھا، وفاق کے بعض علماء کو پاکستان میں روشن خیالی کے نام پر پھیلائی جانے والی بے حیائی، فاشی اور لادینیت کی طرف توجہ دینے کیلئے ٹائم نہیں ملتا تھا، اب وہ بے چارے پاکستان کا دنیا میں سافٹ امیج بلند کرنے کیلئے کبھی ناروے، کبھی لندن اور کبھی امریکہ کے دورے پر

رہتے تھے، اور وہاں جا کر انہیں بین المذاہب کانفرنسوں میں شرکت کرنے سے ہی فرصت نہیں ملتی تھی، رہ گئی متحدہ مجلس عمل تو اس میں تو اتنی طاقت بھی نہ تھی کہ وہ قومی اسمبلی میں تحفظ حقوق نسواں بل کے نام پر منظور ہونے والے زنا بل ہی کا راستہ روک سکتی، ان حالات میں جنرل کے 'مغربی روشن خیالی' کے انتہاء پسندانہ ایجنڈے کو روکنے کیلئے ان دونوں بھائیوں نے ساری صلاحیتیں وقف کر دیں، وفاق کے علماء مفتی رفیع عثمانی، مولانا حنیف جالندھری، مولانا زاہد الراشدی کا فرمانا ہے کہ علماء اور وزراء کے درمیان طے پا جانے والا ڈرافٹ ایوان صدر میں تبدیل کر دیا گیا یہ اکابر علماء بھی بڑے سادہ ہیں انہوں نے کیسے سمجھ لیا تھا کہ علامہ عبدالرشید غازی شہیدؒ اور ان کے طلباء وطالبات کو حکومت محفوظ راستہ دینے پر تیار ہو جائیگی؟ یہ ممکن ہی نہیں تھا اس لئے کہ ایک شخص مغربی روشن خیالی کے راستے کی دیوار ہر حال میں گرا دینے کا تہیہ کر چکا تھا اور پھر اس شخص کو امریکہ کو بھی تو ہ منہ دکھانا تھا، کون نہیں جانتا کہ امریکہ کا سب سے پسندیدہ مشغلہ مدارس کے طلباء پر بمباری کرنا ہے، مذہبی لوگ جتنے زیادہ مرتے ہیں، امریکی صدر بش کا خون اتنا ہی زیادہ بڑھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ لال مسجد آپریشن سے امریکی اور برطانوی حکومت خوشی کے شادیانے بجا رہی ہے، امریکہ کے کٹھ پتلی حکمران حامد کرزئی کی طرف سے اس آپریشن کی حمایت کی جا رہی ہے، اور پیپلز پارٹی کی تاحیات سربراہ بینظیر بھٹو، ایم کیو ایم کے لندن میں پناہ گزین راہنما الطاف حسین اس آپریشن کی نہ صرف یہ کہ کھل کر حمایت کر رہے ہیں بلکہ خوشی سے ان کے دلوں میں لڈو پھوٹ رہے ہیں، لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ میں ہونے والی معصوم طلباء وطالبات کی سینکڑوں شہادتوں پر پوری قوم سوگوار ہے، اکابر علماء، مفتی رفیع عثمانی، مولانا زاہد الراشدی، مفتی نعیم دہائیاں دے رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ آخری وقت میں دھوکا کیا گیا اور جو ڈرافٹ علماء اور وزراء نے ملکر تیار کیا تھا وہ ایوان صدر میں تبدیل کر دیا گیا، مگر حکومتی وزیر اعجاز الحق، طارق عظیم اور محمد علی درانی کہہ رہے ہیں کہ وفاق کے علماء غلط بیانی کر رہے ہیں، پاکستانی قوم جانتی ہے اول الذکر تینوں علماء جس حد تک متقی پرہیز گار اور عوام میں مقبول ہیں وہ کم از کم اس نازک معاملے پر جھوٹ نہیں بول سکتے، البتہ مندرہ بالا تینوں وزراء کی بات پر کوئی اسلئے بھی یقین کرنے کیلئے تیار نہیں ہے کہ یہ تینوں حضرات ''لوٹے'' بن کر نہ صرف وزارتوں کے لالچ میں اس حکومت میں شامل ہوئے تھے بلکہ انکا نہ کوئی نکتہ نظر تھا، نہ نظریہ۔ 5 سال قبل یہ نواز شریف اور مسٹر درانی، قاضی حسین احمد کے سپاہی بن کر ان کے نام کی مالا جپتے تھے، پھر یکا یک پانسہ پلٹا اور یہ اپنے سابقہ قائدین سے غداری اور بے وفائی کے مرتکب ہو کر صرف لالچ اور ذاتی مفاد کیلئے موجودہ حکومت کا حصہ بنے، قوم ان تینوں وزراء کے اس بھیانک چہرے سے بخوبی واقع ہے، مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی اور مولانا زاہد الراشدی کو نہ تو حکومتوں کا لالچ رہا ہے، اور نہ ہی وہ کبھی جماعتیں بدل بدل کر لوٹے بنے ہیں، بلکہ یہ حضرات ساری عمر پاکستان سیاست کے کیچڑ سے بھی دور رہے ہیں، اس لئے انکا کہا ہوا ایک ایک لفظ برحق ہے، لال مسجد والوں کو ہر حال میں شہید کیا جانا تھا اور یہ شہادتیں عالمی ایجنڈے کے تحت ہونا ضروری قرار پا چکی تھیں، مذاکرات کے نام پر علماء اور لال مسجد والوں کو صرف دھوکا دیا جا رہا تھا، مغربی روشن خیالی کے مکروہ چہرے کو سینکڑوں طلباء وطالبات کے مقدس لہو کی بھینٹ دیکر نکھارنے کی جو کوشش کی گئی ہے وہ ملک اور قوم کیلئے سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے، میں اس بات کا حامی ہوں کہ حکومت کی رٹ بہر حال قائم ہونی چاہئے لیکن حکومتی رٹ کے نعرے کی آڑ میں اگر مغربی کلچر اور یہودی روشن خیالی کے ایجنڈے کو پروان چڑھانے کی کوششیں ترک نہ کی گئیں تو پھر مولانا عبدالعزیز اور علامہ عبدالرشید غازی شہیدؒ جیسے اسلام کے متوالے بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔